Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 03, October-December 2024, **PP**: 19-36
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

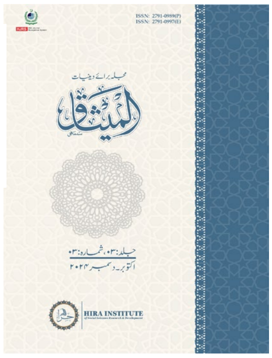

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کی علم حدیث پر خدمات کا جائزہ

Review of the Contributions of Shaykh-ul-Islām Muftī Muḥammad Taqī 'Uthmānī to the Ḥadīth Sciences

1. Fawad Yaseen abbasifawad786@gmail.com	*MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore.*
2. Dr. Muhammad Sajjad Malik muhammad.sajjad@ue.edu.pk	*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore.*

How to Cite:	Fawad Yaseen and Dr. Muhammad Sajjad Malik. 2024: "Review of the Contributions of Shaykh-ul-Islām Muftī Muḥammad Taqī 'Uthmānī to the Ḥadīth Sciences". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (03): 19-36.		
Article History:	**Received**: 15-10-2024	**Accepted**: 05-11-2024	**Published**: 05-12-2024
Copyright:	**©The Authors**
---	---
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.
---	---

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کی علم حدیث پر خدمات کا جائزہ

Review of the Contributions of Shaykh-ul-Islām Muftī Muḥammad Taqī ‘Uthmānī to the Ḥadīth Sciences

1. **Fawad Yaseen**
Mphil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore.
abbasifawad786@gmail.com

2. **Dr. Muhammad Sajjad Malik**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore.
muhammad.sajjad@ue.edu.pk

Abstract

A Review of the Contributions of Shaykh-ul-Islām Muftī Muḥammad Taqī ‘Uthmānī to the Ḥadīth Sciences, is a research article that sheds light on the important scholarly contributions of Shaykh-ul-Islām Muftī Muḥammad Taqī ‘Uthmānī in the field of Ḥadīth. Muftī Muḥammad Taqī ‘Uthmānī is a distinguished religious scholar and expert in Ḥadīth, who has dedicated his life to the promotion and reformation of Islamic sciences, especially the science of Ḥadīth. This article reviews in detail the Maulānā's commentary and interpretation of Ḥadīth, his selected research works, and his writings. His contributions not only include the teaching and learning of traditional Ḥadīth, but he also played an important role in the research of Ḥadīth texts under modern challenges. In addition, the biography, scholarly insight, and influence of Muftī Muḥammad Taqī ‘Uthmānī’s research works can be clearly seen in Muslim societies and at the global level. This article presents the Maulānā's contributions to the science of Ḥadīth in an important and comprehensive manner so that his scholarly legacy can be passed on to the new generation.

Keywords: *Ḥadīth Sciences, Muftī Muḥammad Taqī ‘Uthmānī, Contributions, Ḥadīth Texts, Islamic Sciences.*

تمہید

اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو قیامت تک کے انسانوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا،یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے قیامت تک شریعت محمدیہ ﷺ کی حفاظت کا وعدہ فرمایاہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔[1]

بیشک ہم ہی نے اس ذکر کو نازل کیااور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اسی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے رجال کار پیدا کیے جنہوں نے اپنی پوری زندگی دین کی نشرواشاعت اور درس وتدریس کے لیے وقف کردی،چنانچہ ہر دور میں ایسے متعدد علماء آتے رہے جو اپنے اپنے حصہ کا کام کرتے رہے،کسی نے قرآن وعلوم القرآن کے حوالہ سے نمایاں کام کیا،کسی نے حدیث اور علوم الحدیث کے حوالہ سے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔انہی ممتازاور مشاہیر علماء میں سے دور حاضر کی ایک نابغہ روزگار شخصیت،مستند اور معتدل عالم دین مولانامفتی محمد تقی عثمانی بھی ہیں۔ان کی شہرت بالعموم ایک فقیہ اور مفتی ہونے کی حیثیت سے ہے،جبکہ آپ اس کے ساتھ ساتھ ایک عظیم مفسر اور محدث بھی ہیں۔فن حدیث میں آپ کا نمایاں ترین کام "تکملہ فتح الملہم" کے نام سے مشہور ہے،جس کو عرب وعجم کے علماء نے یکساں طور پر سراہاہے۔اس

کے علاوہ بھی علم حدیث میں آپ کی گرانقدر خدمات ہیں، مثلاً بخاری کے دروس کا مجموعہ انعام الباری، ترمذی کے دروس کا مجموعہ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے شعبہ موسوعۃ الحدیث میں حدیثی انسائیکلوپیڈیا (جس میں حدیث کو عالمی رقم دی جارہی ہے) تیار کیا جارہا ہے۔ المدونۃ الجامعہ کے نام سے موسوم یہ عظیم منصوبہ آپ ہی کی زیر نگرانی تکمیل کے قریب قریب ہے۔ زیر نظر مقالہ مفتی محمد تقی عثمانی کی علم حدیث میں خدمات کے تحقیقی جائزے پر مشتمل ہے جس کے آغاز میں موصوف کی مختصر سوانح اور بعد ازاں خدمات کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی: مختصر تعارف

آپ کا پورا نام محمد تقی عثمانی ہے، والد کا نام محمد شفیع عثمانی ہے۔ عثمانی نسبت ہے۔ والد کی طرف سے سلسلہ نسب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ 1362ھ بمطابق 1943ء دیوبند ضلع سہارنپور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد نے 1948ء میں ہندوستان سے پاکستان ہجرت کی، پاکستان آکر آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سمیت مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ 1370ھ میں آپ کے والد مفتی محمد شفیع عثمانی نے دارالعلوم کراچی کی بنیاد رکھی اور اسی دارالعلوم سے 1379ھ سترہ سال کی عمر میں دورہ حدیث (درس نظامی) کی نمایاں پوزیشن کے ساتھ تکمیل کی۔ اس کے بعد دارالعلوم کے شعبہ تخصص فی الافتاء میں داخلہ لے کر دو سال میں فتویٰ کی تربیت حاصل کی۔ بعد ازاں پنجاب بورڈ سے میٹرک، جامعہ کراچی سے بی اے، سندھ مسلم کالج سے ایل ایل بی اور جامعہ پنجاب سے ایم اے عربی کے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کیے۔

آپ کے اساتذہ میں جلیل القدر مشائخ کا نام آتا ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی، مولانا رشید احمد لدھیانوی، شیخ علامہ اکبر علی، شیخ مفتی ولی حسن، شیخ امیر الزمان کشمیری، مولانا فضل محمد سواتی، مولانا بدیع الزمان، شیخ حافظ سحبان محمود، مولانا نوراحمد، شیخ علامہ رعایت اللہ، شیخ سلیم اللہ خان اور شیخ شمس الحق قابل ذکر اساتذہ ہیں۔

آپ کثیر التصانیف شخصیت ہیں۔ علوم القرآن، علوم الحدیث، فقہ و قانون سمیت مختلف موضوعات پر آپ کی متعدد تصانیف منصہ شہود پر آچکی ہیں۔ رسائل، مختصر مضامین اور مختلف مسائل پر تحقیقی مقالات کی بھی ایک بڑی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ سب کا احصاء طوالت کا باعث ہے اس لیے چند ایک اہم تصنیفات کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے:

تکملہ فتح الملہم، آسان ترجمہ قرآن، علوم القرآن، فتاویٰ عثمانی، اصول الافتاء وآدابہ، بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ، تقلید کی شرعی حیثیت، قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا مؤقف، اسلامی بنکاری (تاریخ و پس منظر اور غلط فہمیوں کا ازالہ)، اسلام اور جدید معاشی مسائل، غیر سودی بنکاری، فقہ البیوع، مسئلہ سود، حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق وغیرہ۔ ان کے علاوہ آپ کے دروس حدیث، مواعظ اور خطبات بھی کتابی شکل میں دستیاب ہیں۔

علم الحدیث میں آپ کی خدمات

یوں تو مفتی تقی عثمانی صاحب کی مختلف موضوعات پر 80 کے قریب کتب ہیں، تاہم یہاں پر صرف علم حدیث پر ان کی خدمات کا جائزہ لیں گے۔

اوّل: تکملہ فتح الملہم

یہ کتاب دراصل مولانا شبیر احمد عثمانی کی کتاب "فتح الملہم" کا تکملہ ہے جو کہ صحیح مسلم کی عظیم الشان شرح ہے۔ اس کا آغاز علامہ

شبیر احمد عثمانی نے چودھویں صدی ہجری کے وسط میں کیا تھا۔ آپ نے یہ شرح کتاب النکاح تک ہی تحریر فرمائی تھی کہ اس دوران مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے حصول کے لیے کاوشیں شروع ہو گئیں اور علامہ شبیر احمد عثمانی اس تحریک کی عملی تعبیر کے لیے سر گرم ہوئے تو تصنیف و تالیف کا کام رک گیا اور کتاب کا کام کتاب النکاح سے آگے نہ بڑھ سکا۔ یہاں تک کہ 1369ھ بمطابق 1949ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ تقریباً پچاس سال کا عرصہ اسی طرح گذر گیا، یہاں تک کہ اس شرح کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے مفتی تقی عثمانی کو منتخب فرمایا اور انہوں نے اپنے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع کے حکم پر 25 جمادی الاولیٰ 1369ھ کو اس کام کا آغاز کیا اور تقریباً 19 سال کی خاموش محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے 26 صفر 1415ھ کو مفتی تقی عثمانی کے ہاتھوں فتح الملہم کی تکمیل فرمادی۔

کتاب کے بارے میں علماء کے تاثرات

تکملہ فتح الملہم کی مختلف خوبیاں علماء نے اپنے اپنے الفاظ میں بیان کی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

شیخ عبد الفتاح ابو غدہ

ووفّی البحث حقّه من العرض والتحقیق فی نقل مذاہب الائمّةوسردادلّةکلّ مذہب عندالکلام علیٰ احادیث الاحکام التی اختلفت فیها الانظارمن حیث الرّوایة او الدّرایة،مع ترجیح الراجح من الاقاویل المختلفةروایةودرایةبکل نصفةوالتّیزان مجتنباالتّعصّب والتّعسّف لمذہب بعینه۔ [2]

مذاہب ائمہ پیش کرنے اور ان کی تحقیق میں مفتی تقی عثمانی نے بحث کا حق ادا کر دیا ہے، احکام کی احادیث پر کلام کے وقت ہر مذہب کے دلائل کو بیان کیا ہے۔ جن میں رائے اور دلائل میں اختلاف ہوا ہے روایت یا درایت کے اعتبار سے ،اس کے ساتھ ساتھ مکمل انصاف اور موزونیت کے ساتھ کسی متعین مذہب کے لیے تعصب اور ہٹ دھرمی سے بچتے ہوئے روایۃً اور درایۃً مختلف اقوال کی روشنی میں راجح کو ترجیح دی ہے۔

الدکتور محمد یوسف القرضاوی

حرصه علی نقل المذاہب والاقوال بامانته وعرضها بادلّتها بانصاف وترجیهه مایوجبه الدلیل منها،وان کان غیر المذہب الحنفی الذی هو مذہبه ومذہب أسرته وأهل بلده والذین نشاء علیه وتعمق فی اطلاع علیه اصولا وفروعا ۔[3]

مذہب اور اقوال کو امانت کے ساتھ نقل کرنے اور انصاف کے ساتھ ان کے دلائل پیش کرنے کے بڑے حریص ہیں اور اس رائے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی دلیل ثابت ہو، اگرچہ وہ اس مذہب حنفی کے علاوہ ہو جو ان کا ،ان کے خاندان کا، شہر والوں کا ہے اور وہ مذہب جس پر ان کی تربیت ہوئی ہے اور اس کے اصول و فروع پر مطلع ہونے میں گہرائی تک گئے ہیں۔

الدکتور وھبہ الزحیلی

واذاکانت العنایة فی هذا الشرح النفیس بالمذہب الحنفی تبیانا وتأصیلا واستنباطا لأنه مذہب أهل الهندوالباکستان والاتراک فانه لا اثر فیه لتعصب مقیط ولاتعسف فی التاویل ولا تکلف فی المناصرة والتائید۔[4]

اگرچہ اس عمدہ شرح میں توجہ مذہب حنفی کے بیان اصول اور استنباط کی طرف ہے، کیونکہ یہی مذہب ہندوستان پاکستان اور ترک والوں کا ہے، اس میں سخت تعصب کا کوئی نشان نہیں ہے اور نہ ہی تاویل میں کوئی شدت ہے

اور نہ مذہب حنفی کی نصرت و تائید میں کوئی تکلف ہے۔

مشمولات و مندرجات

اس کے دارالعلوم کراچی سے دو نسخے شائع ہوئے ہیں۔ دارالقلم دمشق سے بھی ایک نسخہ شائع ہوا اور چوتھا نسخہ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان سے شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کا جدید نسخہ مکتبہ دارالعلوم کراچی سے شائع ہوا ہے، جو کہ کل 6 جلدوں پر مشتمل ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- **جلد اول:** یہ جلد کل 692 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں کتاب الرضاع، کتاب الطلاق، کتاب العتق، کتاب البیوع، کتاب المساقات والمزارعۃ کی احادیث کی شرح اور متعلقہ ضروری ابحاث زیر بحث لائی گئی ہیں۔
- **جلد دوم:** یہ جلد 644 صفحات پر مشتمل ہے اس میں کتاب الفرائض، کتاب الہبات، کتاب الوصیہ، کتاب النذر، کتاب الایمان، کتاب القسامہ والمحاربین، کتاب الحدود، کتاب الاقضیہ اور کتاب اللقطہ سے متعقلقہ احادیث اور ضروری مسائل زیر بحث لائے گئے ہیں۔
- **جلد سوم:** یہ جلد 671 صفحات پر مشتمل ہے، اس میں کتاب الجہاد والسیر، کتاب الامارۃ، کتاب الصید والذبائح، کتاب الاضاحی اور کتاب الاشربۃ کی احادیث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔
- **جلد چہارم:** 607 صفحات پر مشتمل اس جلد میں کتاب الاطعمۃ، کتاب اللباس والزینۃ، کتاب الآداب، کتاب السلام، کتاب الطب، کتاب قتل الحیات وغیرہا، کتاب الالفاظ من الآداب وغیرہا، کتاب الشعر، کتاب الرؤیا اور کتاب الفضائل کی احادیث کی شرح مفصلاً ذکر کی گئی ہیں۔
- **جلد پنجم:** یہ جلد 635 صفحات پر مشتمل ہے، اس میں کتاب الفضائل، کتاب فضائل الصحابہؓ، کتاب البرّ والصلۃ والآداب، کتاب القدر، کتاب العلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار اور کتاب الرقاق کی احادیث مع متعلقہ مباحث ہیں۔
- **جلد ششم:** یہ جلد 604 صفحات پر مشتمل ہے، اس جلد میں کتاب التوبۃ، کتاب صفات المنافقین، کتاب صفۃ القیامۃ والنّار، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، کتاب الزہد والرّقائق اور کتاب التفسیر سے متعلقہ احادیث کی شرح اور مباحث شامل ہیں۔

امتیازات

مفتی تقی عثمانی کی تالیف جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے، اپنے اندر بہت ساری خصوصیات رکھتی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

تعصب سے پاک

موصوف تمام مسالک کی آراء مع الدلائل مستند مصادر سے نقل کرتے ہیں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ کی روشنی میں ترجیحی رائے ذکر کرتے ہیں اگرچہ ان کے اپنے مسلک حنفی کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود حنفی ہونے کے بعض مسائل میں مفتی صاحب نے دیگر مسالک کی آراء کو راجح قرار دیا ہے۔ [5]

احادیث پر وارد اشکالات اور ان کے جوابات

تکملہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ مولانا تقی عثمانی احادیث پر وارد اشکالات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے جوابات پیش

کرتے ہیں۔ اس ضمن میں مصنف کے مختلف مناہج سامنے آئے ہیں۔ بعض اشکالات کے جوابات مفتی صاحب نے بذات خود دیے، بعض مسائل میں متقدمین شارحین کی تحقیقات نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے اور بعض اشکالات کا ازالہ کرتے ہوئے متقدمین شارحین کی تحقیقات ذکر کرنے کے بعد اپنی رائے بھی پیش کی ہے۔

احادیث سے فقہی استدلالات کا بیان

احادیث مبارکہ سے فقہائے کرام کے استدلالات کا تذکرہ تکملہ کی اہم اور نمایاں خوبی ہے۔[6] اس کے ساتھ ساتھ مصنف نے احادیث مبارکہ سے کیے گئے باطل استدلالات نقل کرنے کے بعد ان استدلالات کے جوابات دینے کا بھی اہتمام کیا ہے۔[7]

متقدمین شارحین کا تنقیدی جائزہ

مفتی صاحب کی اس کتاب کو متقدمین شارحین کی تحقیقات کا نچوڑ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ محض ان کی آراء نقل کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ بعض مقامات پر ان آراء کی تائید کی ہے اور بعض مقامات پر ان آراء کا تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا ہے۔[8] تکملہ فتح الملہم میں ایک طرف تو مسائل جدیدہ کا احاطہ کیا گیا اور دوسری طرف متقدمین شارحین کی تحقیقات کا نچوڑ بھی پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات پیش نظر رکھی ہے کہ صاحب تکملہ نے محض متقدمین شارحین کے اقتباسات نقل کرنے پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ ان کی ذکر کردہ احادیث اور اقتباسات کو براہ راست ان کتب میں تلاش بھی کیا ہے۔ پھر اگر کسی حدیث یا ذکر کردہ عبارت کو متعلقہ کتب میں نہیں پایا تو اس کی صراحت فرمادی ہے۔[9]

آدابِ معاشرت

مولانا نے احادیث کی شرح اور متعلقہ ابحاث پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ ضمناً آداب معاشرت کا بھی ذکر کیا ہے۔[10]

بنیادی مصادر سے استفادہ اور نشان دہی

مولانا نے تمام مسائل میں ان کے بنیادی مصادر سے ہی استفادہ کیا ہے۔ جیسے طب کے مسائل کو طب کے مآخذ اصلیہ سے لیا ہے۔[11] اسی طرح مفتی تقی عثمانی نے بعض مقامات پر بحث کرتے ہوئے بعض مسائل کے موضوع سے متعلق تفصیلی مطالعہ کے لیے چند اہم اور بنیادی کتب کی نشاندہی بھی کی ہے۔ جیسے میراث کے مسئلہ کے بارے میں اپنی کتاب عائلی مسائل کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اسی طرح جہاد کے مسئلہ میں الدکتور علی بن نفیع العلیانی کی کتاب اہمیۃ الجہاد فی نشر الدعوۃ الاسلامیہ کا حوالہ بھی دیا ہے۔[12]

کتاب کا منہج واسلوب

تکملہ فتح الملہم میں احادیث، اُن کی شرح اور اس سے متعلقہ مباحث و مسائل کو ذکر کرنے کا مصنف نے کیا طریقہ کار اپنایا ہے، ذیل میں اس کا جائزہ لیا جاتا ہے:

- **متن حدیث:** موصوف صفحہ کے بالائی حصہ پر حدیث کا متن درج کرتے ہیں اور متن سے پہلے مکمل سند ذکر کرتے ہیں جیسا کہ امام مسلمؒ کا طریقہ ہے۔ یعنی صحیح مسلم میں جیسے احادیث ذکر کی گئی ہیں بعینہٖ اسی طرح احادیث ذکر کرتے ہیں اور ہر باب سے متعلقہ تقریباً تمام احادیث کو ذکر کرتے ہیں۔[13]
- **ترقیم احادیث:** مولانا شبیر احمد عثمانی کے منہج کی پیروی کرتے ہوئے صحیح مسلم کی ہر حدیث پر نمبر لگایا تاکہ حوالہ دینے میں سہولت رہے۔[14]

- **اسلوب شرح:** حدیث ذکر کر کے حد فاصل قائم کرنے کے بعد حصہ زیریں پر الفاظ حدیث " قولہ " کے تحت واوین میں لکھ کر شرح فرماتے ہیں۔[15]
- **تخریج احادیث:** ہر حدیث کے پہلے طریق کے تحت احادیث کی تخریج کا التزام کیا ہے۔ تخریج کے ضمن میں کتب صحاح ستہ بالخصوص اور دیگر کتب بالعموم (موطا امام مالک، مسند امام احمد، سنن دارمی، سنن دار قطنی، سنن بیہقی) مصنف کے پیش نظر رہیں۔[16]
- **قابل توضیح نکات:** جن نکات کی وضاحت بہت ضروری ہوتی ہے مفتی تقی عثمانی ان کو حواشی میں ذکر کرتے ہیں اور ان کی وضاحت کرتے ہیں۔[17]

حوالہ جات کے مناہج

تکملہ میں حوالہ جات دینے کے مختلف طریقے سامنے ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- قرآنی آیات کا حوالہ دیتے وقت بعض مقامات پر آیات بحوالہ نقل کی گئی ہیں اور اس ضمن میں سورۃ اور آیت نمبر بھی ذکر کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر صرف سورۃ کے نام پر اکتفاء کیا ہے اور بعض مقامات پر آیات بغیر حوالہ کے نقل کی گئی ہیں۔
- احادیث کے حوالہ جات نقل کرتے وقت بعض مقامات میں کتاب، باب اور حدیث نمبر اور بعض مقامات پر کتاب کی جلد، صفحہ اور حدیث نمبر ذکر کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر صرف کتاب اور مصنف کے نام پر اکتفاء کیا گیا ہے۔
- کتب تفاسیر ،احادیث اور دیگر متفرق کتب سے حوالہ نقل کرتے ہوئے موصوف اکثر کتب اور مصنف کے نام جلد اور صفحہ نمبر ذکر کرتے ہیں۔[18]

متعارض المفہوم احادیث کے مابین مطابقت

متعارض المفہوم احادیث کے مابین مطابقت پیدا کرتے ہوئے تین اہم چیزوں کو مد نظر رکھا گیا ہے:

- بعض مقامات پر مصنف ذاتی تطبیق بیان کرتے ہیں۔
- بعض اوقات متقدمین شارحین کی تطبیقات نقل کرتے ہیں۔
- بعض اوقات متقدمین شارحین کی تطبیقات نقل کرنے کے بعد ان پر تبصرہ کرتے ہیں۔[19]

تراجم رواۃ

موصوف نے اس شرح میں رواۃ احادیث کے تراجم بیان کرنے کا بالخصوص اہتمام کیا ہے۔[20] رواۃ کی جرح و تعدیل کے ضمن میں متقدمین ائمہ محدثین بالخصوص ابن سعد، ابن حبان، ابن معین اور ابن عدی وغیرہ کی تحقیقات پر اعتماد کیا ہے۔[21]

مسائل فقہیہ کے بیان میں اختیار کردہ مناہج

مذکورہ کتاب میں مسائل فقہیہ کی تحقیق میں موصوف کی جانب سے مختلف مناہج سامنے آتے ہیں۔ بعض جگہ پر جمہور علمائے کرام کی تاویلات کو بیان کرتے ہوئے جمہور کی تاویل کو راجح قرار دیتے ہیں۔ بعض اوقات مسلک حنفی کی تائید کرتے ہیں۔ فقہائے احناف کی اختلافی آراء کی صورت میں مفتیٰ بہ قول کا ذکر کرتے ہیں۔ حنفی قواعد پر وارد ہونے والے اعتراضات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب غلط آراء کی تصریح اور تردید بھی تکملہ کا ایک منہج ہے اور سب سے اہم بات حنفی ہونے کے

باوجود بعض مسائل میں موصوف فریق مخالف کے مسلک کو راجح قرار دیتے ہیں۔[22] اگر کسی مسئلہ میں مفتی صاحب کی رائے متقدمین کی رائے کے موافق ہو جائے تو اس پر مفتی صاحب اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔[23] البتہ تکرار سے بچتے ہوئے تکملہ ہذا میں اگر کسی ایک مسئلہ پر بحث ہو جائے تو اس کو دوبارہ ذکر نہیں کرتے۔

دوم: المدوّنۃ الجامعۃ للاحادیث المرویۃ عن النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

محدثین نے احادیث کی حفاظت اور ان کے جمع کے لیے ہر دور میں بے شمار کتب احادیث تالیف کی ہیں، لیکن ابھی تک کوئی کتاب ایسی نہیں تھی جس میں تمام احادیث مرفوعہ کو جمع کر دیا گیا ہو۔ المدوّنۃ الجامعۃ میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ وہ تمام احادیث جن کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جاتی ہے خواہ ان پر حدیث صحیح کی تعریف صادق آتی ہو یا نہیں، وہ حسن ہوں یا ضعیف، بس وہ باتفاق المحدثین موضوع نہ ہوں، ان سب کو اس مجموعہ میں درج کر لیا گیا ہے۔ سالہا سال کی محنت کے بعد اب یہ منصوبہ اپنی تکمیل کی طرف گامزن ہے۔ اس میں 21ہزار احادیث مرفوعہ اور ان کے 22ہزار شواہد اور تقریباً 4لاکھ طرق احادیث، ان کی مکمل اسانید اور متون حوالہ کے ساتھ جمع کی جا چکی ہیں۔

وجہ تالیف

جامعہ دارالعلوم کراچی میں مفتی تقی عثمانی صاحب کی زیر نگرانی تیار کیا جانے والا یہ اپنی نوعیّت کا منفرد حدیثی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس کی ابتداء جمادی الثانی 1423ھ کے شروع میں کی گئی ہے۔ اس کام کی ضرورت کی بنیادی وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو بھی قرآنی آیات کی طرح نمبر دینا تھی جو کسی کتاب کے تابع نہ ہو بلکہ یہ احادیث کا اپنا نمبر ہو، تاکہ دنیا بھر میں حوالہ دینے کے لیے اسی نمبر کو پیش کیا جائے اور اسی کو رواج دیا جائے۔

المدونۃ الجامعۃ کے مصادر ومراجع

المدوّنۃ الجامعۃ کے بنیادی مصادر درج ذیل ہیں:

- **المصادر الأساسیۃ:** تمام احادیث مرفوعہ کے احاطہ کے لیے حدیث کی ایسی 80اہم ترین کتب جن کے مصنّفین احادیث کو اپنی پوری سند کے ساتھ تخریج کرتے ہیں (جیسا کہ صحاح ستّہ کا انداز ہے) ان کو مصادر اساسیہ کا نام دیا گیا ہے۔
- **المصادر المستمدۃ:** ان 80 کتب کی تکمیل کے لیے جن مزید 111 کتب احادیث کو منتخب کر کے مآخذ میں شامل کیا گیا ہے ان کو مصادر مستمدہ کا نام دیا گیا ہے۔
- **المصادر الزوائد علی الثمانین:** مصادر اَساسیہ اور مستمدہ کے علاوہ اس مدوّنہ کی تکمیل کے لیے جن 1900 کتب احادیث کا انتخاب کیا گیا ان کو مصادر الزوائد کا نام دیا گیا ہے۔ ان سے صرف ان احادیث وشواہد کو لیا گیا ہے جو مذکورہ بالا دونوں مصادر سے نہ آئے ہوں۔
- **مصادر التحقیق:** یہ وہ مصادر ہیں جن سے احادیث نہیں لی گئیں بلکہ ان سے حکم علی الحدیث لیا گیا ہے (حسن، ضعیف وغیرہ) یا رواۃ پر کلام لیا گیا ہے۔ ان مصادر کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ حتمی تعداد کام کے اختتام پر سامنے آئے گی۔

خصوصیات

1. تمام احادیث مرفوعہ (حقیقتاً یا حکماً جن کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہوں) کے ایک

جگہ جمع کرنے کی یہ پہلی کاوش ہے۔اس لیے کہ اس سے قبل تیار کیے جانے والے مجموعات نامکمل تھے اور پھر مرفوعات تک محدود نہ تھے بلکہ ان میں آثار صحابہؓ و تابعینؒ بھی شامل تھے۔ گویا مدوّنہ اس دور میں تمام احادیث مرفوعہ کی (جامعیت کے ساتھ) تدوین جدید ہے۔

2. تمام احادیث مرفوعہ کی پہلی بار نہ بدلنے والی عالمی نمبرنگ دی گئی ہے۔
3. ہر حدیث کے ساتھ اس کے متداول طرق (متابعات، شواہد) کو کتب احادیث کے لاکھوں صفحات سے جمع کر کے پہلی بار یکجا کر کے نمبر دیا گیا ہے۔
4. صحاح ستّہ، مصنّف عبد الرزاق، مصنّف ابن أبی شیبہ، مسند احمد اور ان جیسی دیگر بڑی بڑی 80 کتب احادیث کے 400 مجلّدات 2 لاکھ سے زائد صفحات میں پھیلے ہوئے 4 لاکھ سے زائد طرق کی سند و متن کے ساتھ تدوین و تبویب اور مکمل تخریج کی گئی ہے۔
5. مذکورہ بالا 80 کتب میں پائی جانے والی احادیث کے علاوہ دیگر زائد احادیث کو لینے کے لیے مزید 19 سو کتب احادیث کے لاکھوں صفحات کی تحقیق کی گئی۔
6. تاریخ میں پہلی بار چار لاکھ سے زائد احادیث کا سیریل نمبر میں اندارج کیا گیا۔
7. یہ کمپیوٹر پر تصنیفی نوعیّت کا کام ہے، المکتبۃ الشاملہ کی طرح کتابوں کی لائبریری بنانے کا کام نہیں۔
8. احادیث کی فقہی اعتبار سے تبویب اور ترتیب بھی کی گئی ہے۔ لہٰذا مسانید اور معاجم جیسی غیر مبوّب کتب کی بھی تمام احادیث مرفوعہ المدونۃ الجامعہ میں اپنے اپنے موضوعات اور عنوانات میں ملیں گی۔
9. مکمل ڈیٹا چونکہ کمپیوٹر میں تیار کیا گیا ہے اس لیے عنقریب سوفٹ ویئر کی مدد سے موبائل اور کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعے استفادہ کی سہولت موجود ہو گی۔
10. احادیث کاپی پیسٹ بھی کی جاسکیں گی، تاکہ رپورٹس وغیرہ کی تیاری میں سہولت ہو۔

منہج واسلوب

1. جس حدیث پر کام کیا جاتا ہے پہلے اس کے تمام طرق (80) مصادر اساسیہ، (111) مصادر مستمدہ میں تلاش اور تخریج کیے جاتے ہیں۔
2. ان سب کو سند اور متن کے ساتھ جمع کیا جاتا ہے۔ پھر تمام طرق کا جائزہ لیا جاتا ہے، جو طریق بھی سند کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو اسے حدیث کا الطریق المختار قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے لیے صحیحین کے طریق کو فوقیت دی جاتی ہے۔ ان کے بعد بقیہ صحاح ستہ میں سے کسی طریق کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اگر کوئی بھی طریق صحاح ستہ میں نہ ہو تو مصادر اساسیہ کی دیگر کتب میں اس حدیث کے جس طریق کو محدثین نے سب سے بہتر قرار دیا ہو اس کو الطریق المختار قرار دے کر محدثین کا اس پر حکم بیان کر دیا جاتا ہے۔ اس طریق کو الرقم العالمی (عالمی حدیث نمبر) دے دیا جاتا ہے۔
3. الطریق المختار کے علاوہ اگر اس حدیث کا کوئی طریق متن کے اعتبار سے زیادہ تفصیل کے ساتھ پایا جائے اس طریق کو الطریق الاجمع کا نام دے کر اس کو الطریق المختار کے فوراً بعد رکھا جاتا ہے۔
4. اس کے بعد الطریق المختار کے صحابی راوی کے جتنے بھی طرق مصادر اساسیہ، مستمدہ اور زوائد سے ملتے ہیں ان کو متابع کے

طور پر مصادر کے مصنفین کے سنین وفات کی ترتیب سے رکھ دیا جاتا ہے۔

5. متابعات کے بعد اس حدیث کے وہ طرق جو الطریق المختار کے صحابی کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے مروی ہوں الشواہد کے عنوان کے تحت یکے بعد دیگرے رکھے جاتے ہیں اور ہر شاہد کو اس حدیث کے الرقم العالمی کا ذیلی نمبر دے دیا جاتا ہے۔
6. اس حدیث کا کوئی مناسب موضوع منتخب کیا جاتا ہے کتاب، باب اور ذیلی عنوان کے اعتبار سے۔
7. مناسب ترجمۃ الباب لکھا جاتا ہے جس میں یہ رعایت رکھی جاتی ہے کہ کسی خاص مکتب فکر کی طرف میلان محسوس نہ ہو بلکہ حدیث جس مضمون پر دلالت کرے اس کو عموم اور شمول کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔
8. اگر حدیث کے ایک سے زائد موضوعات ہوں تو ایسی صورت میں حدیث کے کسی ایک موضوع کو ترجیح دے کر دیگر موضوعات میں اس حدیث کا لنک دے دیا جاتا ہے۔
9. اس میں احادیث موقوفہ اور آثار صحابہؓ نہیں لیے جاتے الاّ یہ کہ کسی موقوف حدیث کے الفاظ مرفوع جیسے ہوں اور وہ حدیث حکماً بھی مرفوع بن رہی ہو۔
10. بالاتفاق موضوع احادیث کو عالمی نمبر نہیں دیا گیا، بلکہ ان کے لیے الگ سے کتاب الموضوعات تیار کی جارہی ہے۔ البتہ جن احادیث کے موضوع ہونے پر اختلاف ہوا ان کو فریقین کے کلام کے ساتھ لیا جاتا ہے تاکہ انہیں نمبر بھی مل جائے۔

سوم: حجیتِ حدیث

1989ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شکاگو (امریکہ) میں حجیت حدیث کے موضوع پر کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں مفتی تقی عثمانی کو خطاب کی دعوت دی گئی جس میں مولانا نے ”The Authority of Sunnah“ کے عنوان سے لکھے گئے ایک مقالہ کا خلاصہ پیش کیا۔ یہ انگریزی زبان میں کتابی صورت میں ادارۃ القرآن کراچی سے شائع ہوا۔

مندرجات

یہ تین ابواب اور 186 صفحات پر مشتمل ہے۔ باب اول میں سنت کا مفہوم، آپ کے فرائض منصبی، اطاعت رسول اور اتباع رسول کی اہمیت بیان کی گئی ہے، نیز وحی متلو اور غیر متلو کی وضاحت کرتے ہوئے وحی غیر متلو کے منزّل من اللہ ہونے کے قرآنی شواہد اور پیغمبر اور حاکم کی اطاعت میں فرق واضح کیا گیا ہے۔ باب دوم میں قانون ساز اور مفسر قرآن کی حیثیت سے آپ کے اختیارات بیان کرتے ہوئے حجیت حدیث ثابت کی گئی ہے۔ نیز اس اعتراض کی تردید کی گئی ہے کہ آپ کی اطاعت صرف آپ کے زمانے کے لوگوں پر واجب تھی اور آپ کی حاکمیت دینی معاملات تک محدود ہے، دنیاوی معاملات حاکمیت کے ذیل میں نہیں آتے۔ باب سوم میں خبر متواتر، مشہور اور واحد کی وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ حفاظت حدیث کے مختلف طریقے بیان کیے گئے ہیں، نیز عہد رسالت، صحابہ و تابعین کے تحریری صحائف یعنی پہلی اور دوسری صدی ہجری کی تالیفات ذکر کرکے اس اعتراض کی تردید کی گئی ہے کہ تدوین حدیث کا کام تیسری صدی ہجری سے قبل شروع نہیں ہوا تھا۔ افادیت کے پیش نظر 1991ء میں اس کتاب کا اردو ترجمہ "حجیت حدیث" کے عنوان سے مفتی تقی عثمانی کے بھتیجے سعود اشرف عثمانی نے کیا۔

وجہ تالیف

مفتی تقی عثمانی نے اس کی وجہ تالیف یہ ذکر فرمائی ہے کہ ایک عام مسلمان کے لیے جو یہ جاننا چاہتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی

سنت کیا ہے؟ موجودہ اور آنے والے تمام زمانوں میں دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے نبی کریم ﷺ کے ارشادات کیوں اور کیسے واجب التعمیل ہیں اور امت نے آئندہ نسلوں تک اس کو محفوظ صورت میں منتقل کرنے کے لیے کیا معیار تشکیل دیئے ہیں۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میری یہ تالیف میں اس قسم کے تمام سوالوں کے مختصر لیکن واضح جواب فراہم کر سکے گی اور اسلامی قانون کے ماخذ کے طور پر سنت کا درست مقام پہچاننے میں کارآمد ثابت ہوگی، نیز دور حاضر میں حجیت حدیث کے بارے میں پیدا کردہ شکوک وشبہات بھی اس کے ذریعے رفع ہو سکیں گے۔[24]

بنیادی طور پر اس کا اسلوب مناظرانہ نہیں بلکہ انتہائی سادہ اور عام فہم ہے۔اس کا مقصد صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کے دوسرے بنیادی ماخذ سنت رسول کا ایک سادہ اور معروضی خاکہ پیش کرنا ہے۔چنانچہ حضرت مفتی صاحب کبھی تو سادہ انداز سے عنوان قائم کرتے ہیں اور کبھی سوالیہ انداز میں عنوان قائم کر کے اس کی وضاحت دلائل نقلیہ وعقلیہ کی روشنی میں کرتے ہیں۔

چہارم: قتل اور خانہ جنگی کے بارے آنحضرت ﷺ کے ارشادات

مفتی تقی عثمانی صاحب کا یہ رسالہ قتل اور خانہ جنگی کے بارے میں نبی ﷺ کے ارشادات پر مبنی ہے۔اس میں انسانی جان کی حرمت کے بارے میں قرآن کریم کی آیات نقل کرنے کے بعد انسانی جان کی حرمت سے متعلق چالیس احادیث بیان کی گئی ہیں، بعد ازاں ظالم اور بدکار حکمرانوں کی صورت میں مسلمانوں کے طرز عمل کے حوالے سے احادیث اور مسلمانوں کی خانہ جنگی کی صورت میں قرآن وسنت کے احکامات ذکر کیے گئے ہیں۔

کتاب کے 88 صفحات ہیں اور مکتبہ معارف القرآن کراچی سے 1430ھ میں شائع ہوئی ہے۔اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے جو کہ مولانا شاکر جاکھرانے کیا ہے۔یہ ترجمہ The Sanctity of Human Life in the Quran and Sunnah. کے عنوان سے 78 صفحات پر مشتمل ہے جو کہ مکتبہ معارف القرآن کراچی کی طرف سے 2009ء میں شائع ہوا ہے۔

کتاب کے اہم عنوانات

- قرآن وسنت میں انسانی جان کی حرمت کے احکام
- قتل ناحق کے بارے میں چالیس احادیث
- خانہ جنگی سے اجتناب کی ہدایات
- حکمرانوں کو ہدایات
- بدکار حکمرانوں کے ساتھ طرز عمل
- جب خانہ جنگی میں حق واضح ہو
- وہ فتنہ جس میں حق واضح نہ ہو۔
- خانہ جنگی میں صحابہ کا طرز عمل

پنجم: درس ترمذی

مفتی تقی عثمانی ایک عرصہ دراز تک جامع ترمذی کا درس دیتے رہے، درس ترمذی انہی دروس کا مجموعہ ہے۔یہ دروس کل پانچ جلدوں پر مشتمل ہیں جن میں سے تین جلدوں کو درس ترمذی کا نام دیا گیا ہے۔انہیں جامعہ دارالعلوم کراچی کے مایہ ناز استاد مولانا رشید

اشرف قدس سرّہ نے مرتب کر کے کتابی صورت میں شائع کروایا ہے اور دو کو تقریر ترمذی کا نام دیا گیا ہے جن کو مفتی عبد اللہ میمن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1. پہلی جلد: اس جلد کے کل صفحات 531 ہیں۔ صفحہ 3 تا 11 فہرست ابواب ومضامین، تیرہ تا سولہ پیش لفظ، پھر سترہ تا ایک سو تیس مقدمہ (جو کہ علوم الحدیث کی ابحاث پر مشتمل ہے) کے بعد امام ترمذی کے حالات ذکر کر کے صفحہ 151 سے کتاب کا آغاز کتاب الطہارۃ سے کیا ہے اس کے بعد ابواب الصلوٰۃ 392 سے 527 تک ہے۔
2. دوسری جلد: یہ جلد 666 صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحہ 5 تا 16 فہرست مضامین، صفحہ 19 تا 205 بقیہ ابواب الصلوٰۃ، اس کے بعد 257 تک ابواب الوتر، پھر 259 سے 303 تک ابواب الجمعہ، 305 سے 335 تک ابواب العیدین، 338 سے 394 ابواب متفرقہ، 395 سے 510 تک ابواب الزکوٰۃ، 511 سے 665 تک ابواب الصوم کا ذکر ہے۔
3. تیسری جلد: یہ جلد کل 525 صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحہ 30 تا 42 فہرست مضامین، 43 تا 245 ابواب الحج، 255 تا 342 ابواب الجنائز، 343 تا 435 ابواب النکاح، 436 تا 458 ابواب الرضاع، 459 تا 525 ابواب الطلاق واللعان ہے۔
4. چوتھی جلد: کل صفحات 372 ہیں، صفحہ 9 تا 34 فہرست مضامین، صفحہ نمبر 35 تا 254 ابواب البیوع، 257 تا 353 ابواب الاحکام، 355 تا 370 تخریج الاحادیث والمسائل، 371، 372 مآخذ
5. پانچویں جلد: کل صفحات 402 ہیں۔ صفحہ نمبر 4 اجمالی فہرست، 5 تا 31 فہرست مضامین، 33 تا 70 ابواب الدیات، 71 تا 124 ابواب الحدود، 125 تا 150 ابواب الصید والذبائح، 151 تا 174 ابواب الاضاحی، 175 تا 198 ابواب النذور والایمان، 199 تا 274 ابواب السیر والجہاد، 275 تا 297 ابواب الجہاد وفضائل الجہاد 299 تا 327۔۔۔۔ 329 تا 372 ابواب اللباس، 373 تا 402 تخریج الاحادیث والمسائل۔

خصوصیات واسلوب

- پوری حدیث کو ایک جگہ نقل نہیں کرتے البتہ جتنے حصہ سے بحث کرنا ہوتی ہے اتنا حصہ نقل کرتے ہیں، تاہم سند کے راویوں کے حالات بھی مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں۔[25]
- اختلافی مسائل میں تمام آراء کو ذکر کر کے راجح قول کو ذکر کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کی وجہ ترجیح بھی بیان کی جاتی ہے۔[26]
- مشترک المعانی الفاظ اور تعبیرات کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔[27]
- اپنی ذاتی رائے کا اظہار احقر کی گزارش کے الفاظ سے کرتے ہیں۔[28]
- حنفیہ کی وجوح ترجیح کے ذکر کرنے کا بھی اہتمام نظر آتا ہے۔[29]
- فقہی مسائل میں فریق مخالف کی طرف سے پیش کردہ دلائل کا جواب دینے کا بھی اہتمام نظر آتا ہے۔[30]
- حدیث کے الفاظ کی لغوی، نحوی اور صرفی تحقیق بھی کرتے ہیں۔[31]

ششم: انعام الباری

یہ آپ کے صحیح بخاری کے دروس کا مجموعہ ہے جو آپ جامعہ دارالعلوم کراچی کی دورہ حدیث کی کلاس میں سالہا سال سے دیتے آرہے ہیں۔ مفتی صاحب نے اس کی اجازت اس لیے دی تاکہ طلباء کے لیے استفادہ آسان ہو۔ اس کو آپ کے شاگرد مولانا انور حسین عفا اللہ عنہ نے مرتب کیا ہے۔ اب تک اس کی کل چودہ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں:

- جلد اول: اس کے کل صفحات 598 ہیں۔ اس جلد میں کتاب بدء الوحی، کتاب الایمان شامل ہیں۔ (حدیث نمبر 1 تا 58)
- جلد دوم: اس جلد کے کل صفحات 597 ہیں۔ اس میں کتاب العلم، کتاب الوضوء، کتاب الغسل، کتاب الحیض، اور کتاب التیمم شامل ہیں۔ (حدیث نمبر 59 تا 348)
- جلد سوم: اس کے کل صفحات 592 ہیں۔ اس جلد میں کتاب الصلوٰۃ، کتاب مواقیت الصلوٰۃ اور کتاب الآذان شامل ہیں (حدیث 348 تا 875)
- جلد چہارم: اس کے کل صفحات 570 ہیں۔ اس جلد میں کتاب الجمعۃ، کتاب الخوف، کتاب العیدین، کتاب الوتر، کتاب الاستسقاء، کتاب الکسوف، کتاب سجود القرآن، کتاب تقصیر الصلوۃ، کتاب التہجد، کتاب فضل الصلوۃ فی مسجد مکہ والمدینہ، کتاب العمل فی الصلوۃ، کتاب السہو، اور کتاب الجنائز شامل ہیں۔ (حدیث 876 تا 1394)
- جلد پنجم: یہ جلد 599 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں کتاب الزکوۃ، کتاب الحج، کتاب العمرۃ، کتاب المحصر، کتاب جزاء الصید، کتاب فضائل المدینۃ، کتاب الصوم، کتاب صلوۃ التراویح، کتاب فضل لیلۃ القدر اور کتاب الاعتکاف شامل ہیں۔ (حدیث 1395 تا 2046)
- جلد ششم: اس کے کل صفحات 597 ہیں۔ اس جلد میں کتاب البیوع، کتاب السلم، کتاب الشفعۃ، کتاب الاجارۃ، کتاب الحوالات، کتاب الکفالۃ، کتاب الوکالۃ، کتاب الحرث والمزارعۃ شامل ہیں۔ (حدیث 2047 تا 2350)
- جلد ہفتم: کل صفحات 600 ہیں۔ اس جلد میں کتاب المساقاۃ، کتاب الاستقراض واداء الدیون والحجر والتفلیس، کتاب الخصومات، کتاب فی اللقطہ، کتاب المظالم، کتاب الشرکۃ، کتاب الرھن، کتاب العتق، کتاب المکاتب، کتاب الھبہ وفضلہا والتحریض علیھا، کتاب الشہادات، کتاب الصلح، کتاب الشروط، کتاب الوصایاء، کتاب الجہاد والسیر، کتاب فرض الخمس، کتاب الجزیۃ والموادعۃ شامل ہیں۔ (حدیث 2351 تا 3189)
- جلد ہشتم: اس کے کل صفحات 584 ہیں۔ اس جلد میں کتاب بدء الخلق، کتاب احادیث الانبیاء، کتاب المناقب، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، کتاب مناقب الانصار شامل ہیں۔ (حدیث 3190 تا 3948)
- جلد نہم: کل صفحات 561 ہیں۔ اس جلد میں کتاب المغازی، باب غزوۃ العشیرۃ او العسیرۃ، باب غزوۃ الحدیبیہ شامل ہیں۔ (حدیث 3949 تا 4191)
- جلد دہم: کل صفحات 590 ہیں۔ اس جلد میں کتاب المغازی حصہ دوم باب قصۃ عکل وعرینۃ، باب کم غزا النبی ﷺ؟ تک کی احادیث کی شرح شامل ہے۔ (حدیث 4192 تا 4473)
- جلد یازدہم: کل صفحات 589 ہیں۔ اس میں کتاب التفسیر (حصہ اول) سورۃ الفاتحہ، سورۃ النور شامل ہیں۔ (حدیث 4475 تا 4759)
- جلد دوازدہم: کل صفحات 558 ہیں۔ اس میں کتاب التفسیر (حصہ دوم) کتاب التفسیر، کتاب فضائل القرآن باب اقرؤوا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم شامل ہیں۔ (حدیث 4760 تا 5062)
- جلد نمبر سیزدہم: کل صفحات 566 ہیں۔ اس میں کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب النفقات شامل ہیں۔ (حدیث 5063 تا 5372)

- جلد نمبر چہار دہم: کل صفحات 559 ہیں۔ اس میں کتاب الاطعمہ، کتاب العقیقہ، کتاب الذبائح والصید، کتاب الاضاحی، کتاب الاشربۃ، کتاب المرضیٰ، کتاب الطب، کتاب اللباس شامل ہیں۔(5373 تا 5969)

منہج واسلوب

- متن حدیث کو مکمل سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔[32]
- ضروری مباحث کو ذکر کرتے ہیں اور اختلافی مسائل میں عموماًراجح مذہب کے دلائل کو ذکر کیا گیا ہے جبکہ دوسرے مسالک کے دلائل کے بغیر ان کا فقہی نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے۔[33]
- جن مسائل کی وضاحت گذر چکی ہو ان کو دوبارہ ذکر نہیں کرتے۔[34]
- جدید فقہی مسائل کے ذکر کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔[35]

خصوصیات

- تمام ابحاث میں توازن کو قائم رکھا گیا ہے، بے جا طوالت اور ایسے اختصار سے جو ابہام کا باعث ہو اجتناب کیا گیا ہے۔
- ایسے خالص کلامی و نظریاتی مسائل جن کا تعلق فِرَق ماضیہ کے ساتھ ہے اور وہ فرقے اب موجود نہیں رہے ان مسائل پر مبنی مباحث کو اختصاراً ذکر کیا ہے۔
- موجودہ دور کے عملی مسائل پر نسبتاً تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔
- اسی طرح وہ احادیث جو اصلاح اعمال واخلاق سے تعلق رکھتی ہیں ان کی عملی تفصیلات بھی بقدر ضرورت بیان کی گئی ہیں۔

ہفتم: درس شعب الایمان

"درس شعب الایمان" مفتی صاحب کے ان دروس کا مجموعہ ہے جو آپ نے شعب الایمان کی احادیث کے ضمن میں ارشاد فرمائے۔ امام بیہقی نے اپنی اس کتاب میں ایمان کے مختلف شعبوں، روحانیت، عبادات اور اخلاقی معاملات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب کا مقصد مسلمانوں کو ایمان کی حقیقت، اس کے مختلف شعبوں، اور ان کے عملی پہلوؤں سے آگاہ کرنا ہے تاکہ انسان اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکے۔ مفتی تقی عثمانی نے اس کتاب میں امام بیہقی کی لائی گئی احادیث کو آسان انداز میں بیان کیا ہے اور اس کی تفصیل کو عام قارئین کے لیے قابل فہم بنایا ہے۔

اسلوب و منہج

"درس شعب الایمان" میں مفتی تقی عثمانی نے امام بیہقی کی کتاب کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس کی تشریح و توضیح کی ہے۔ دوران درس مفتی تقی عثمانی نے اس میں دینی اور فقہی نکات کو بھی شامل کیا ہے، تاکہ احادیث اور ایمان کے شعبوں کی حقیقت کو کھول کر سامنے لایا جاسکے۔ اس کی زبان سادہ اور جامع ہے، جس سے عام لوگ بھی فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ اسلوب میں علمی محنت کے ساتھ ساتھ ان احادیث اور اقوال کی وضاحت کی گئی ہے جو ایمان کے مختلف شعبوں کو بیان کرتی ہیں۔

یہ کتاب ایمان کے مختلف پہلوؤں کی جامع تفہیم فراہم کرتی ہے۔ یہ نہ صرف دینی اعتبار سے مسلمانوں کے ایمان کو مضبوط کرنے میں مددگار ہے بلکہ ان کے اخلاقی اور روحانی ارتقاء کے لیے بھی اہم ہے۔ اس کتاب کے ذریعے مفتی تقی عثمانی نے ایک ایسی رہنمائی فراہم کی ہے جس سے انسان اپنی روحانیت کو نکھار سکتا ہے اور اپنی زندگی کو بہتر اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ یہ

کتاب علماء، دینی طلباء اور عام مسلمانوں کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے جس سے وہ اپنے ایمان کی حالت کو جانچ کر اسے مستحکم کر سکتے ہیں۔

"درس شعب الایمان" کا اثر مسلمانوں کی زندگیوں پر گہرا ہے۔ یہ کتاب انہیں ایمان کے اصولوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور یہ سکھاتی ہے کہ ایمان صرف دل میں عقیدہ رکھنے کا نام نہیں بلکہ اس کا تعلق عمل سے بھی ہے۔ مفتی تقی عثمانی کی تشریح نے احادیث کو عام افراد کے لیے قابل فہم و عمل بنایا ہے۔ اس کے ذریعے انسان ایمان کی حقیقت کو جان اور اپنے عقیدے کو مضبوط بنا کر اللہ کی رضا کی کوشش میں مصروف ہو سکتا ہے۔

ہشتم: حضور ﷺ نے فرمایا

"حضور ﷺ نے فرمایا" مفتی تقی عثمانی کی ایک اہم دینی تصنیف ہے جو نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر مبنی ہے۔ اس کتاب میں حضور ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور تعلیمات کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بیان کیں۔ کتاب میں نہ صرف نبی ﷺ کی تعلیمات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے بلکہ ان تعلیمات کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

کتاب کا اسلوب

"حضور ﷺ نے فرمایا" میں مفتی تقی عثمانی نے سادہ اور واضح زبان میں نبی ﷺ کی احادیث پیش کی ہیں تاکہ ہر شخص ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس کتاب میں احادیث کی تشریح بھی کی گئی ہے تاکہ قاری ان کا صحیح مفہوم سمجھ سکے اور انہیں اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرے۔ مفتی تقی عثمانی نے اس میں اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور معاشرتی اصولوں کو انتہائی جامع طریقے سے بیان کیا ہے۔ ہر حدیث کے بعد اس کا مفہوم، اس کی اہمیت، اور اس کے عملی اطلاق کی تفصیل دی گئی ہے، جس سے قاری کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

کتاب کا مواد

"حضور ﷺ نے فرمایا" میں مختلف موضوعات پر احادیث جمع کی گئی ہیں، جن میں عبادات (نماز، روزہ، زکوۃ، وغیرہ)، اخلاقی تعلیمات (سچائی، عدل، حسن سلوک، وغیرہ)، معاشرتی اصول (رشتہ داری، ہمسائیگی، محبت، اور ایثار) اور اسلامی معاشرتی قوانین شامل ہیں۔ مفتی تقی عثمانی نے ان تمام موضوعات کو احادیث کی روشنی میں واضح کیا ہے اور ان کی عملی اہمیت پر زور دیا ہے۔ یہ کتاب ان احادیث کی تفصیل پر مبنی ہے جو نبی ﷺ کی تعلیمات کو عملاً نافذ کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

نہم: مقالاتِ عثمانی

مفتی تقی عثمانی صاحب کے عربی مقالات کا مجموعہ ہے، جس کا اصل نام "مقالات العثمانی" ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مقالات عثمانی کے نام سے مولوی یوسف حسین گجراتی نے کیا ہے۔ مولانا تقی عثمانی نے عالمی کانفرنسز میں مسلم امہ کے اجتماعی مسائل کے حوالے سے علمی و تحقیقی اور فکری لحاظ سے جس شعور کو اجاگر کیا ہے ان مقالات میں اسی کو تحریری شکل دی گئی ہے۔ یہ مقالات اصل میں عربی زبان میں تحریر شدہ ہیں، تاہم اردو داں طبقے کے استفادہ کے لیے اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کے کل صفحات 613 ہیں۔ اس کتاب میں مختلف عنوانات پر مقالات ہیں، انہی مقالات میں صفحہ 157 تا 184 چودھویں صدی ہجری میں ہندو پاک میں لکھی گئی شروح حدیث (فیض الباری، فتح الملہم، بذل المجہود، اوجز المسالک، اعلاء السنن، معارف السنن، لامع الدراری، الکوکب الدری، قلائد

الازھار) کا جامع تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس اردو ترجمہ کی اشاعت رمضان المبارک 1338ھ بمطابق جون 2017ء میں ہوئی ہے۔ اس کو ادارۃ المعارف کراچی نے شائع کیا ہے۔

دہم: ثبت العثمانی مجموعۃ اسانید سماحۃ الشیخ المحدث

"ثبت العثمانی مجموعة اسانيد سماحة الشيخ المحدث" مفتی تقی عثمانی کی ایک اہم علمی تصنیف ہے جس میں مختلف اسناد اور احادیث کی تفصیل دی گئی ہے۔ یہ کتاب دراصل ایک علمی مجموعہ ہے جس میں مفتی تقی عثمانی نے اپنے علمی سفر کے دوران مختلف اسناد اور متداول محدثین کے طریقوں کو شامل کیا ہے۔ اس کتاب کا مقصد علم حدیث کے طلباء اور محققین کو اسناد کے سلسلے میں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ اسناد کو سمجھنے، جانچنے اور ان کی تصدیق کرنے میں کامیاب ہوں۔

کتاب کا اسلوب

"ثبت العثمانی" میں مفتی تقی عثمانی نے اسناد کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور ان کی تشریح بھی کی ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں نہ صرف مختلف محدثین کے طریقے اور اسناد کو جمع کیا ہے، بلکہ ہر سند کی صحت اور اس کے جرح وتعدیل پر بھی بحث کی ہے۔ اس کتاب کا اسلوب علمی نوعیت کا ہے اور اس میں اسناد کے حوالے سے عمیق تحقیق کی گئی ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے ایک خاص دقت نظری کے ساتھ ہر حدیث کی سند کو جانچا اور اس کے متعلق محدثین کی آراء پیش کیں، جس سے یہ کتاب ایک گراں قدر تحقیقی مجموعہ بن گئی ہے۔ اس کتاب میں پیش کی جانے والی اسناد صرف معمولی معلومات نہیں بلکہ علم حدیث کی گہری تحقیق پر مبنی ہیں۔ اس کا مقصد محققین کو صحیح سندوں کی پہچان دینا ہے، تاکہ وہ مستند اور صحیح احادیث کی تحقیق کر سکیں۔ اس کتاب میں شامل اسناد کی صحت کے بارے میں مفتی تقی عثمانی نے مفصل بحث کی ہے جس سے ان کی علمی صلاحیت اور حدیث کی تصدیق کا معیار واضح ہوتا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے انتہائی مفید ہے جو علم حدیث میں گہری دلچسپی رکھتے یا پھر حدیث کے طلباء ہیں۔ یہ کتاب محققین اور علماء کو سندوں کی جرح و تعدیل کے متعلق ایک جدید زاویہ نظر دیتی ہے، جس سے وہ حدیث کی صحت اور ضعف کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس کتاب نے علم حدیث میں تحقیق کی ایک نئی روشنی ڈالی ہے اور اس کے ذریعے مفتی تقی عثمانی نے ایک ایسی علمی روایت کو زندہ کیا ہے جس میں صحیح اسناد اور متداول محدثین کے اصولوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کا اثر خاص طور پر علم حدیث کے طلباء اور علماء پر ہوتا ہے جو اس سے اپنے علمی ذخیرے میں اضافہ کرتے ہیں اور اسناد کے بارے میں مزید تحقیق کرتے ہیں۔

یازدہم: اشرف الکلام فی احادیث خیر الانام ﷺ

"اشرف الکلام فی احادیث خیر الانام ﷺ" دراصل مولانا اشرف علی تھانوی کے خطبات میں موجود احادیث کا مجموعہ انتخاب ہے جسے مفتی محمد تقی عثمانی نے مرتب کیا ہے۔ یہ اسلامی احادیث کے مختلف ابواب کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کتاب میں امام بخاری اور مسلم کی متفقہ احادیث کو مختلف مسائل کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے، جن کا تعلق روزمرہ زندگی کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے اس کتاب میں احادیث کو صرف بیان نہیں کیا بلکہ ان کی تشریح و توضیح بھی کی ہے تاکہ ان کی حقیقت اور اہمیت کو مزید واضح کیا جاسکے۔

کتاب کا اسلوب

"اشرف الکلام فی احادیث خیر الانام ﷺ" میں مفتی تقی عثمانی نے ایک سادہ، جامع، اور تحقیقی انداز اختیار کیا ہے۔ انہوں

نے احادیث کو دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے اور ہر حدیث کے متعلق مختلف فقہی مکاتب فکر کی رائے کو مد نظر رکھا ہے۔ اس کتاب کا اسلوب نہ صرف علما اور فقہاء کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں، کیونکہ اس میں احادیث کی تفسیر میں آسانی اور سہولت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مفتی صاحب نے ہر باب کے آخر میں سوالات اور جوابات بھی دیے ہیں تاکہ قارئین کی فہمی میں اضافہ ہو۔ کتاب میں جس طرح مختلف موضوعات پر احادیث پیش کی گئی ہیں، ان میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کو اجاگر کیا ہے۔ اس کتاب میں جن موضوعات پر بحث کی گئی ہے، ان میں عبادات، معاملات، اخلاقیات اور سماجی تعلقات شامل ہیں۔ یہ موضوعات نہ صرف اسلامی فقہ کے بنیادی پہلو ہیں بلکہ انسان کی روحانیت اور معاشرتی زندگی کے لیے بھی نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ مفتی تقی عثمانی نے ان موضوعات کو اس انداز میں پیش کیا ہے کہ ہر باب میں ایک مخصوص مسئلے کی فقہی تفصیل اور اس کا عملی نفاذ بھی واضح ہو۔

"اشرف الکلام فی احادیث خیر الانام ﷺ" کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ کتاب ہمارے مذہب کے اصولوں کی حقیقی تفہیم فراہم کرتی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر انسان اپنے عقائد کو مضبوط کر سکتا ہے اور اپنے روزمرہ کے معاملات میں صحیح اسلامی رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ مفتی تقی عثمانی کی اس کتاب میں یہ پیغام بھی دیا گیا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ڈھال کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کتاب کا اثر نہ صرف علماء و طلباء پر ہے بلکہ عام لوگوں کو بھی اس میں اسلام کے اصولوں کے عملی اطلاق کی رہنمائی ملتی ہے۔

حاصل بحث

مفتی محمد تقی عثمانی کا شمار وطنِ عزیز پاکستان اور دورِ حاضر کی معروف علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔ علومِ دینیہ میں آپ کی خدمات متنوع اور مشہور و معروف ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ میں علومِ حدیث میں آپ کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس حوالے سے جو اہم نمایاں خدمات سامنے آتی ہیں ان میں صحیح مسلم کی عظیم الشان عربی شرح فتح الملہم کا تکملہ، المدونۃ الجامعۃ، حجیتِ حدیث، درسِ ترمذی، انعام الباری، درس شعب الایمان، قتل اور خانہ جنگی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات، حضور ﷺ نے فرمایا، مقالاتِ عثمانی اور ثبت العثمانی قابلِ ذکر ہیں۔ آپ ان مساعی میں انتہائی معتدل، تعصب سے پاک اور جامع مانع اندازِ بیان دیکھنے کو ملتا ہے۔ اسی طرح احادیث کی شرح میں آپ خالصتاً کلامی مباحث سے گریز کرتے ہوئے معاصر مسائل پر زیادہ زور دیتے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح آپ کی تصنیف و تالیف میں دیگر مذاہب اور فقہاء کی آراء کے احترام کے ساتھ ساتھ معاشرت کے زریں اصولوں پر عمل کی ترغیب نمایاں ہے۔ اس کاوش کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مفتی صاحب کی علم حدیث کے حوالے سے گراں قدر خدمات کو اجاگر کیا جائے، تاکہ آپ کی علمی زندگی کا یہ عظیم گوشہ بھی اہل علم سے مخفی نہ رہے۔

حوالہ جات و حواشی

1 سورۃ الحجر 9:15۔

2 محمد تقی عثمانی، مفتی، تکملۃ فتح الملہم، (کراچی: مکتبہ دارالعلوم، 1430ھ)، مقدمہ، 1/1۔

3 ایضاً، 1/14۔

4 ایضاً۔

5 ایضاً،5/11-12۔
6 ایضاً،4/331۔
7 ایضاً،4/594۔
8 ایضاً،1/541،3/278تا282۔
9 ایضاً،2/164۔
10 ایضاً،3/473-474۔
11 ایضاً،4/343تا353۔
12 ایضاً،2/3،19/14۔
13 ایضاً،2/344۔
14 ایضاً،5/523۔
15 ایضاً،5/524-522۔
16 ایضاً۔
17 ایضاً،1/113تا116۔
18 ایضاً،1/301-124۔
19 ایضاً،1/262-252۔
20 ایضاً،1/2-199/273-253۔
21 ایضاً،1/446-444۔
22 ایضاً،1/38-37-36،1/52-47۔
23 ایضاً،1/560،1/399۔
24 محمد تقی عثمانی، مفتی، **حجیت حدیث**،(لاہور: ادارہ اسلامیات، 1991ء)، ص10۔
25 محمد تقی عثمانی، مفتی، **درس ترمذی**،(کراچی: مکتبہ دارالعلوم کراچی،1428ھ)،1/171۔
26 ایضاً،1/156۔
27 ایضاً،1/154۔
28 ایضاً،1/167۔
29 ایضاً،1/188-187۔
30 ایضاً،1/189۔
31 ایضاً،1/156-155۔
32 محمد تقی عثمانی، مفتی، **انعام الباری**،(کراچی: مکتبۃ الحراء،2006ء)،7/634۔
33 ایضاً،7/852۔
34 ایضاً،7/634۔
35 ایضاً،7/635۔